بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارھواں مقالہ

منکرین ختم نبوت کے دلائل کا تحقیقی جائزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد خاتم النبیین والمرسلین وعلیٰ سائر اخوانہ من الانبیآء والمرسلین وعلیٰ الھم واصحابھم واحبابھم اجمعین

امّابعد!

یہ مختصر مقالہ ''منکرین ختم نبوت کے دلائل کا تحقیقی جائزہ'' عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت میں لکھنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ مقبولیت بخشے اور ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین بجاہ نبیہ الامین ﷺ۔

عقیدۂ ختم نبوت

رسالت مآب ﷺ کے عہد سعید سے لے کر آج تک کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ ''حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ یعنی اللہ عزّ وجلّ نے سلسلۂ نبوّت حضور ﷺ پر ختم کر دیا ہے۔ بایں معنیٰ کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ جو شخص حضور ﷺ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد کسی شخص کو نبوت ملنا مانے یا اسے جائز جانے کافر ہے۔'' (بہار شریعت۔ حصہ اول۔ ص۔ ۱۸)

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرّہٗ اس عقیدہ کی مزید وضاحت بدیں الفاظ کرتے ہیں۔ ''محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرضِ اجلّ وجزءِ ایقان ہے۔ آیت کریمہ ولٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین نصِ قطعی قرآن ہے۔ اِس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شاک بلکہ ضعیف احتمال خفیف سے توہُم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلّد فی النیران ہے۔ نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اِس کے اِس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ بلکہ جو اِس کے کافر ہونے میں شک وتردّد کو راہ دے وہ بھی کافر بیّن الکافر جلی الکفران ہے۔'' (جزآء اللہ عدوّہ باباۂ ختم النبوۃ ص ۳)

عقیدۂ ختم نبوت کے دلائل

عقیدۂ ختم نبوت کے ثبوت میں ایک آیتِ کریمہ اور چند احادیث متبرکہ ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہیں۔

آیت کریمہ

اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب میں ارشاد فرماتا ہے۔ ماکان محمد ابآ احد من رجالکم و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین ط وکان اللّٰہ بکل شئی علیما۔ (ترجمہ) محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے نبی ہیں۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پ۲۲۔ رکوع ۲)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ جو شخص اب کسی نبی کا پیدا ہونا جائز جانے یا اس کا امکان مانے وہ مرتد ہے۔ جیسے لا الہ الا اللہ سے معلوم ہوا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ایسے حدیث لا نبی بعدی سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ یہ دونوں ایک درجہ کے محال ہیں۔ اسی طرح حضور ﷺ کے زمانے میں کوئی نبی نہ تھا نہ ہوسکتا تھا اور نہ آپ کے بعد کوئی نبی بن سکتا ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین وہ ہوتا ہے جو سب نبیوں سے پیچھے ہو اور اس کا دین تمام دینوں کا ناسخ ہو۔ (نور العرفان ص ۶۷۵)

احادیث مبارکہ

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''میری مثال اور انبیاء کی مثال ایک محل کی مانند ہے جس کی عمارت بہت خوبصورت ہو اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو پس دیکھنے والے اس کا چکر لگائیں اور عمارت کے حسن سے تعجب کریں مگر اس اینٹ کی جگہ سے۔ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل۔ سو میں نے اس اینٹ کی جگہ کو بند کر دیا۔ میرے وجود

ہے (نبوت کی) عمارت کو مکمل کیا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ فانا اللبنة وانا خاتم النبیین ۔ سو میں ہی وہ (آخری) اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں ۔ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین ۔ جلد دوم ۔ ص ۲۰۶)

(۲) اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے انبیآء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ۔ مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے اور رعب سے میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکی بخش بنایا گیا ۔ وختم بی النبیون اور میرے سبب سے سلسلہء نبوت ختم کیا گیا۔ (رواہ مسلم ، مشکوٰۃ شریف ۔ باب فضائل سید المرسلین ۔ ص ۲۰۷ جلد ۲ ، صححہ السیوطی فی جامعہ الصغیر ص ۶ ۷ جلد ۲)

(۳) اور انہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ کانت بنواسرآئیل تسو سهم الانبیآء کلما هلک نبی خلفه نبی وانه لانبی بعدی وسیکون خلفآء فیکثرون ۔ انبیآ بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے تھے سو جب ایک نبی تشریف لے جاتا تھا تو دوسرا اُس کے بعد آتا تھا۔ اور بلا شبہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اور عنقریب خلفاء ہوں گے پھر اُن کی کثرت ہوگی ۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء ص ۴۷ جلد ۲)

(۴) اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وانّه سیکون فی امتی کذّابون ثلاثون کلهم یزعم انّه نبی اللّٰه وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ اور عنقریب میری اُمّت میں تیس کذاب (بہت جھوٹے) نکلیں گے۔ ہر ایک کا گمان ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی وقال هذا حدیث صحیح مشکوٰۃ ۔ کتاب الفتن فی الملاحم ص ۱۶۸ جلد ۲)

(۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ فی امتی کذّابون ودجّالون سبعة و عشرون منهم اربع نسوة وانی خاتم النبیین لانبی بعدی ۔ میری امت میں ستائیس اشخاص کذاب دجال ہوں گے ۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی (وہ دعویٰء نبوت کریں گے) حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں ۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ رواہ احمد والطبرانی فی المعجم الکبیر والضیاء وضعفہ السیوطی (الجامع الصغیر ص ۸ ۷ جلد ۲)

(۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا۔ انت منّی بمنزلة هارون من موسیٰ الّا انّهٗ لا نبی بعدی تجھے میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن فی مناقب علی بن ابی طالب ص ۵۶۴ جلد ۲)

(۷) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان لی اسمآء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللّٰه بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعده نبی. بے شک میرے متعدد نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ۔ کتاب الفتن فی اسماء ﷺ ص ۵۱۰ جلد ۲)

(۸) امام قاضی عیاض مالکی روایت بیان کرتے ہیں کہ ابو محمد مکی اور ابولیث سمرقندی نے حکایت بیان کی ہے کہ بلاشبہ حضرت آدم نے اپنی لغزش کے وقت یہ دعا مانگی! اللّٰھم بحق محمد اغفر لی خطیئتی وتقبل توبتی ۔ اے اللہ! محمد کے حق کے طفیل میری لغزش معاف فرما اور میری توبہ قبول کر۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا۔ تجھے محمد کی معرفت کہاں سے حاصل ہوئی؟ عرض کیا۔ جب تو نے مجھے پیدا کیا اور میں نے تیرے عرش کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اس میں لااله الّا اللّٰه محمد رسول اللّٰه لکھا ہوا تھا۔ اِس سے میں نے جان لیا کہ تیرے نزدیک اُس ذات سے زیادہ محبوب کوئی ذات نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ کیا ہے۔ فاوحی اللّٰه الیه وعزتی وجلالی انّه لآخر النبیین من ذریتک ولو لاه ما خلقتک سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری عزت اور میرے جلال کی قسم وہ تیری نسل میں نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ (شفاء شریف ص ۱۰۴ جلد ۱)

(۹) امام احمد بن حنبل، ابوعیسیٰ ترمذی اور حاکم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت ولا رسول بعدی ولا نبی ولکن المبشرات رؤیا الرجل المسلم وهی جزء من اجزاء النبوة . بے شک

رسالت اور نبوت (دونوں) ختم ہوگئی ہیں ۔ سو میرے بعد نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی ولیکن بشارتیں ہیں یعنی مسلمان آدمی کی خوابیں اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے ۔ رواہ جلال الدین السیوطی وصححہٗ (جامع صغیر ص ۸۰ جلد ۱)

(۱۰) امام علی قاری حنفی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث. میں پیدائش میں سب نبیوں سے پہلا نبی ہوں اور بعثت میں آخری نبی ہوں ۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۱۶۸ جلد ۲)

(۱۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا ۔ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب (مشکوۃ کتاب الفتن فی مناقب عمر رضی اللہ عنہ ص ۲۴۶ جلد ۲)

قلت وقال الامام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ والطبرانی فی المعجم الکبیر عن عصمۃ بن مالک وضعفہٗ فی الجامع الصغیر ص ۱۳۱ جلد ۲ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

(۱۲) امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ۔ ''محدث ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جبریل امین نے حاضر ہوکر حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا ۔ حضور کا رب فرماتا ہے ۔ قد ختمت بک الانبیاء ۔ بے شک میں نے آپ پر انبیاء کو ختم کیا ہے ۔ (جزآء اللہ عدوہ ص ۹)

لفظ خاتم النبیین کی تفسیر مندرجہ بالا حدیثوں نے بیان کردی ہے

شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی رقمطراز ہیں کہ انا خاتم النبیین لانبی بعدی کی شرح دیوبندی مولوی محمد ادریس کاندھلوی نے ان لفظوں میں لکھی ہے'' جملہ لانبی بعدی جملہ خاتم النبیین کی تفسیر ہے اور لانفی جنس کا ہے جو نکرہ پر داخل ہوا ہے ۔ جس کا مطلب ہے کہ میرے بعد یہ جنس ہی ختم ہے (مسلک الختام ص ۲۵)'' یعنی حضور علیہ السلام کے بعد

ذاتی، عرضی، اصلی، ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی اس زمین میں یا کسی دوسرے طبقہ میں، حضور کے زمانہ ظاہری میں یا حضور کے وصال کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کسی نبی کا پیدا ہونا ممکن ہی نہیں۔

الغرض خاتم النبیین میں لغوی معنی اور احادیث، تفاسیر اور اجماع امت بلکہ خود دیوبندی علماء کی تصریحات کی رُو سے شرعی معنے متواتر اور قطعی اجماعی یہی ہیں کہ حضور پُر نور ﷺ کا زمانہ سب انبیاء کرام کے زمانوں کے بعد ہے۔ اور آپ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں۔ اور آخری نبی ہونا سیّد عالم ﷺ کے لئے فضلِ جلیل ہے کیونکہ آخری ہونے سے حضور کی شریعت مطہرہ کو شرفِ انتہایت حاصل ہوا۔ حضور علیہ السلام ناسخ الادیان ہوئے اور حضور کے دین متین کا ناسخ کوئی نہیں آئے گا۔ حضور علیہ السلام سب سے بلند و بالاتر رہے اور ان سے بلند و بالا کوئی نہ ہوگا۔ خاتم النبیین کے اس معنی پر ایمان ضروریات دین سے ہے اور اس کا انکار کفر قطعی ہے۔ (التنویر لدفع ظلام التحذیر ص ۸۸) اور مولوی ادریس کاندھلوی نے لکھا ہے کہ ''خلاصہ کلام یہ کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہی کے ہیں۔ جس نبی پر یہ آیت اتری اُسی نبی نے اس آیت کے یہی معنی سمجھے اور یہی امت کو سمجھائے۔ اور جب صحابہ نے اس نبی سے قرآن اور اس کی تفسیر پڑھی تو انہوں نے بھی اس آیت کے یہی معنی سمجھے فمن شآء فلیؤمن ومن شآء فلیکفر۔'' الغرض حق روز روشن کی طرح واضح ہے اور کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں (مسلک الختام مؤلفہ دیوبندی مولوی محمد ادریس کاندھلوی بحوالہ التنویر لدفع ظلام التحذیر ص ۸۷)

غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا تھا

صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔'' مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیآء کرام علیہم السلام کی شان میں بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کیں۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی والدۂ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شان میں تو وہ بے ہودہ کلمات استعمال کیے جن کے

ذکر سے مسلمانوں کے دل دہل جاتے ہیں۔'' (بہار شریعت۔حصہ اول)

قادیانی امت مرزا کی نبوت کی اقراری ہے۔

مرزا بشیر الدین خلیفہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔''اصل بات یہ ہے کہ ہمیں تو الفاظ سے کوئی تعلق نہیں جس بات میں خدا اور اُس کے رسول کی عزت ہو ہمیں تو وہی پسند ہے۔ہم کبھی ایک منٹ کے لئے بھی اِس امر کو جائز نہیں سمجھتے کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص آئے جو آپ کی رسالت کو ختم کر دے اور نیا کلمہ اور نیا قبلہ بنائے اور نئی شریعت اپنے ساتھ لائے یا شریعت کا کوئی حکم بدل دے لیکن ہم اس امر کو بھی کبھی پسند نہیں کر سکتے کہ رسول کریم ﷺ کے وجود کو ایسا سمجھا جائے کہ گویا آپ نے آکر تمام فیوض الٰہی کو روک دیا ہے''۔

پھر آگے لکھتا ہے۔''پس ہم اس قسم کی نبوت کے تو منکر ہیں جو رسول کریم ﷺ سے آزاد ہو کر حاصل ہوتی ہو اور اسی وجہ سے ہم رسول کریم ﷺ کے بعد مسیح ناصری کی آمد کے منکر ہیں مگر ہم اس قسم کی نبوت کی نفی نہیں کر سکتے جس سے رسول کریم ﷺ کی عزت بالا ہوتی ہو۔'' (دعوۃ الامیر ص ۳۲)

اور یہی شخص دوسرے مقام میں لکھتا ہے۔''آپ میں اور پہلے نبیوں میں یہ فرق ہے کہ ان کے شاگرد تو محدثیت تک پہنچ سکتے تھے اور نبوت کا مقام پانے کے لئے ان کو الگ تربیت کی ضرورت ہوتی تھی مگر آنحضرت ﷺ کی شاگردی میں ایک انسان نبوت کے مقام تک پہنچ جاتا ہے اور پھر بھی آپ کا امتی رہتا ہے۔'' (دعوۃ الامیر ص ۳۴)

اور تیسرے مقام میں لکھتا ہے۔''رسول کریم ﷺ کا یہ مقام جو اوپر بیان ہوا ہے ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم اس قسم کی نبوت کا سلسلہ آپ کے بعد جاری سمجھیں کیونکہ اس میں آپ کی عزت ہے اور اس کے بند کرنے میں آپ کی سخت ہتک ہے۔ (دعوۃ الامیر ص ۳۵)

اور چوتھے مقام پر لکھتا ہے۔''پھر دَ خاتم النبیین فرما کر اللہ نے پہلے مضمون پر اور ترقی کی کہ نہ صرف بہت سے مومن اس کی اولاد میں ہوں گے بلکہ یہ نبیوں کی بھی مُہر ہے

اس کی مُہر سے انسان نبوت کے مقام پر پہنچ سکے گا۔ پس نہ صرف یہ معمولی آدمیوں کا باپ ہوگا بلکہ نبیوں کا بھی باپ ہوگا۔'' (دعوۃ الامیر ص ۳۶)

مقام غور

مسلمان ۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ و جانشین کی لکھی ہوئی یہ عبارتیں پڑھیں اور غور کریں کہ قادیانی امت مرزا کی نبوت کی کس درجہ قائل ہے۔ مولوی منظور احمد بھیروی اپنی ایک نظم میں لکھتا ہے۔

اُس نوں مُہر نبوت والی بخشی اللہ سائیں
یعنی سچا کرنے والا سچیاں نبیاں تائیں
جس دے اوپر لگی اِس دی مُہر نبوت والی
او ہا سچا ثابت ہوسی دوجا رہسی خالی
اگلیاں پچھلیاں نبیاں وچوں سچا بنے نہ کوئی
پاک رسول محمد ولوں جے تصدیق نہ ہوئی
اے پر آج کل مسلماناں گھڑیا اُلٹ عقیدہ
آکھن نبی نہیں بن سکدا خادم پاک نبی دا
تن انعام جو دوجے آکھن اوہ بے شک مل جاندے
چوتھے کولوں ڈردے نسدے کناں نوں ہتھ لاندے
ہرانعاموں وڈا جو انعام نبوت والا
آکھن ایہہ نہیں امتیاں نوں دیندا حق تعالیٰ
ربّ آکھے میں دیاں نبوت میںوں تھوڑ نہ کائی
ایہہ آکھن جو کوئی نہیں دیندا اوہ یندے پھرن دوہائی
چاروں جدوں اکٹھے اللہ دس دتے اک جائی
ہک اونہاں تھیں وکھرا آپے بیٹھے بند بنائی

نبی صدیق شہید تے صالح رب چارے فرمادے

ایہہ کیوں نبی علیحدہ کردے ایہہ گل سمجھ نہ آوے

جے کوئی نبی نہ ہوندا خادم اس نبی دے گھردا

پھر ایہہ درجہ نبیاں والا اللہ ذکر نہ کردا

بلکہ سب تھیں اوّل اللہ ذکر اوہا فرمایا

اعلیٰ درجہ نبیاں والا پہلے آکھ سنایا

(کتاب امام المتقین ص ۵)

قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جاچکے ہیں

قادیانی امت مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے قائل واقراری ہیں جیسا کہ دو قادیانی شخصوں کی عبارتیں اوپر گزری ہیں۔ بدیں وجہ وہ غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی اپنے مضمون '' قرآن وحدیث کی روشنی میں'' کے اندر لکھتے ہیں۔'' مرزائی یا قادیانی شرعی اور قانونی ہر دو لحاظ سے غیر مسلم قرار دیئے جاچکے ہیں۔ اس لئے کسی قادیانی عورت سے کسی مسلمان کا نکاح درست نہیں ہوگا۔'' (ماہنامہ ضیائے حرم لاہور بابت اکتوبر ۱۹۸۴ء)

اور مولانا غلام رسول سعیدی رقمطراز ہیں۔'' پاکستان کی تاریخ میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے پوری قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اور اب آئینی طور پر بھی وہ مسلمانوں سے ایک الگ قوم شمار کیے جاتے ہیں۔ (مقالات سعیدی ص ۷۷)

قادیانیوں کی باطل تاویلیں

'' عقیدہ ختم نبوت کے دلائل'' کے زیر عنوان ہم نے جو آیت کریمہ اور احادیث مبارکہ نقل کی ہیں۔ قادیانیوں نے ان کی باطل تاویلیں کی ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ

ان کی باطل تاویلوں کا جواب بھی لکھ دیا جائے۔ وباللہ التوفیق۔

لفظ خاتم کی قادیانی تاویل

مرزا البشیر الدین قادیانی لکھتا ہے۔ ”کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم رسول کریم ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ بند کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ پس اب کوئی نبی نہیں آ سکتا لیکن قرآن کریم کھول کر دیکھا نہیں جاتا کہ اللہ تعالیٰ خاتم النبیین بفتح تاء فرماتا ہے نہ بکسر تاء اور خاتم بفتح تاء کے معنی مُہر کے ہوتے ہیں نہ کہ ختم کر دینے کے اور مہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہیں۔ پس اس آیت کے تو یہ معنی ہوں گے کہ محمد نبیوں کی مہر ہیں۔ اس کی مہر سے انسان نبوت کے مقام پر پہنچ سکے گا۔“ (دعوۃ الامیر ص ۳۶)

اِس باطل تاویل کا جواب

علامہ جوہری صاحب الصحاح اور علامہ ابن المنظور صاحب لسان العرب لفظ خاتم کے بارہ میں لکھتے ہیں” **الخاتَم والخاتِم والختم والختام کلها بمعنی واحدومعناها اخیرها** ۔یعنی خاتم بفتح تاء۔خاتم بکسر تاء۔ختم اور ختام۔سب ہم معنی الفاظ ہیں اور ان کا معنی ہے کسی چیز کا آخری حصہ۔ کہا جاتا ہے ختام الوادی خاتَم الوادی۔ خاتم الوادی، آخیر الوادی۔ وادی کا آخری کنارہ جہاں وادی ختم ہو جاتی ہے اسے ان الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ خاتم بالفتح ہو یا بالکسرہ دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔ کسی چیز کا آخری کنارا۔ کسی چیز کی انتہاء۔

اس تحقیق کے بعد بات واضح ہوگئی کہ خاتم کا معنی آخری ہی ہے۔ اس کے بعد یہ محض دھوکہ فریب اور دجل وتلبیس ہی ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ خاتم بفتح تاء کا معنیٰ اور ہے اور خاتم بکسر تاء کا معنی اور۔ ہمارے نزدیک علمائے حق اور ائمہ لغت دونوں کی تحقیق کے مطابق خاتَم ہو یا خاتِم اللہ کے محبوب کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔“ (ماہنامہ ضیائے حرم

لاہور بابت دسمبر ۱۹۸۷ء ص ۲۰)

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ ''وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ ومن آخر پیغمبراں وختم کنندۂ ایشانم ۔ نیست پیغمبر پس از من ۔ وخاتم بفتح تاء وکسر آن دو در قرآن نیز ایں لفظ ہر دو قرأت ست وہر دو بیک معنی است واگر خاتم بمعنی مہر کہ در آخر نامہ می کنند ارادہ نمایند نیز مقصود بطریق تشبیہ حاصل است ۔ یعنی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا معنی ہے ۔ میں پیغمبروں میں آخری اور ان کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں ۔ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ۔ اور یہاں لفظ خاتم بفتح تاء اور بکسر تاء دونوں طریقوں سے پڑھا گیا ہے اور اسی طرح آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں بھی اس کی یہ دو قراءتیں منقول ہیں مگر ان دونوں کا معنی ایک ہی ہے یعنی آخری نبی اور اگر خاتَم بفتح تاء سے وہ مُہر مراد لی جائے جو خط کو ختم کرنے کے بعد اس پر لگائی جاتی ہے تو اس سے بھی مقصود بطریق تشبیہ کے حاصل ہو جاتا ہے ۔ (اشعۃ اللمعات ۔ جلد چہارم ص ۲۹۳)

لا نبی بعدی کی قادیانی تاویل

مرزا بشیر الدین لکھتا ہے۔ ''اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا انی آخر الانبیآء ۔ اور اسی طرح یہ فرمایا لا نبی بعدی ۔ پس ان احادیث کی رُو سے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا ۔ لیکن ان حدیثوں کے یہ معنے نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا ۔ بلکہ اس کے معنے ہیں کہ ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے ۔ کیونکہ بعد وہی چیز ہو سکتی ہے جو پہلی چیز کے ختم ہونے پر شروع ہو ۔ پس جو نبی کریم ﷺ کی نبوت کی تائید کے لئے آئے وہ رسول کریم ﷺ کے بعد نبی نہیں کہلا سکتا وہ تو آپ کی نبوت کے اندر ہے ۔ بعد تو تب ہوتا جب آپ کی شریعت کا کوئی حکم منسوخ کرتا ۔'' (دعوۃ الامیر ص ۳۸)

اس باطل تاویل کا جواب

مولانا غلام رسول سعیدی قادیانیوں کی اس باطل تاویل کے جواب میں لکھتے ہیں۔ ''مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کو ثابت کرنے اور آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے تعارض اٹھانے کے لئے غیر مستقل نبوت کا سہارا لیا ہے۔ اس لحاظ سے وہ اپنے آپ کو کبھی امتی نبی کبھی غیر تشریعی نبی اور کبھی ظلی یا بروزی نبی کہتا ہے لیکن یہ تمام اصطلاحات غیر اسلامی ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ان کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ نبی کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست وحی حاصل کر کے لوگوں تک پہنچائے خواہ اُسے شریعت سابقہ کی وحی کی جائے یا جدیدہ کی۔ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ منصب دے دیا ہو وہ حقیقی اور مستقل نبی ہی ہوتا ہے۔ ظلی، بروز اور امتی نبی کا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔ پس جو شخص وحیٔ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ حقیقت میں نبوتِ مستقلہ ہی کا دعویٰ کرتا ہے کیونکہ نہ نبوت کا اس کے سوا کوئی اور مفہوم ہے اور نہ ہی نبوت غیر مستقل ہوتی ہے۔'' (مقالات سعیدی ص ۹۷)

اس باطل تاویل کا دوسرا جواب

لانفیٔ جنس کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ نکرہ پر داخل ہوا ہے تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ جس قسم کی نبوت کا قادیانی نے اپنے لئے دعویٰ کیا ہے یعنی غیر مستقل نبوت وہ اگر نبوت مطلقہ کی ایک نوع ہے تو اس کی نفی بھی اس حدیث سے ہوگئی ہے۔ اور اگر وہ انواع نبوت میں سے نہیں ہے تو وہ درحقیقت نبوت ہی نہیں ہے کوئی اور شئے ہوگی لہذا اس کا دعویدار نبی نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ اُسے نبی کہا جا سکے گا۔ وھذا ماظھر لی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

انی آخر الانبیآء کی قادیانی تاٴویل

مرزا بشیر الدین لکھتا ہے۔'' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا انی آخر الانبیآء مگر افسوس کہ یہ لوگ آخر الانبیآء کو تو دیکھتے ہیں مگر مسلم کی حدیث میں جو اس کے بعد اس کے ساتھ ہی ومسجدی آخر المساجد آیا ہے اُسے نہیں دیکھتے۔ اگر انی آخر الانبیآء کا معنی ہے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں تو مسجدی آخر المساجد کا بھی یہ معنے ہوگا کہ مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد نہیں بنوائی جاسکتی۔ لیکن وہی لوگ جو آخر الانبیآء کے الفاظ سے استدلال کر کے ہر قسم کی نبوت کی نفی کر دیتے ہیں وہ مسجدی آخر المساجد کے الفاظ کی موجودگی میں نہ صرف اور مسجدیں بنوا رہے ہیں بلکہ اس قدر مسجدیں تیار کروا رہے ہیں کہ آج بعض شہروں میں مساجد کی زیادتی کی وجہ سے بہت سی مساجد ویران پڑی ہیں۔ اگر آخر الانبیآء آنے کے باعث کوئی انسان نبی نہیں بن سکتا تو آخر المساجد کے بعد دوسری مسجدیں کیوں بنوائی جاتی ہیں؟'' (دعوۃ الامیر ص ۳۷)

اس باطل تاٴویل کا جواب

مراز بشیر الدین کی اس باطل تاٴویل کے جواب میں مولانا ابو الطاہر محمد شریف خالد رضوی نقشبندی لکھتے ہیں۔'' دوسری حدیث (وان مسجدی آخر المساجد رواہ مسلم فی صحیحہ فی المجلد الثانی فی باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ والمدینہ ص ۴۶۶) میں بھی کوئی اشکال نہیں۔ صرف آپ کی غلط فہمی ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ تو فرما رہے ہیں کہ میں نبیوں میں آخری نبی ہوں اور انبیآء کی مساجد میں یہ میری آخری مسجد ہے یعنی اب میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا جو آکر مسجد تعمیر کرے جیسے حضور ﷺ سے پہلے حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ شریف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ تعمیر کی تھی۔ (ایسے ہی میرے بعد کوئی نبی آکر مسجد تعمیر نہیں کرے گا۔ یعنی مساجد انبیآء میں میری یہ مسجد آخری مسجد ہے) اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کا صحیح فہم عطا

فرمائے۔" (کتاب خاتم النبیین ص ۱۴۴ مطبوعہ ادارہ تنظیم المبلغین جاتری کہنہ ضلع شیخوپورہ)

اس باطل تأویل کا دوسرا جواب:

رسول کریم ﷺ کے ارشاد وان مسجدی آخر المساجد کا وہ مفہوم مراد لینا جو مرزا بشیر الدین نے لیا ہے یعنی ہر قسم کی مساجد کے حق میں مسجد نبوی کا آخری مسجد ہونا اس وجہ سے بھی درست نہیں کہ خود سرکار مدینہ ﷺ نے بالعموم مسلمانوں کو مسجدیں بنانے کی ترغیب فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی ہے۔ من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔ جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن علی کرم اللہ وجہہ الکریم (جامع صغیر ص ۱۶۸ جلد ۲)

ایک طرف کلمہ عموم من بنی للہ مسجداً سے ہر مسلمان کو مسجد بنانے کی ترغیب فرمانا اور دوسری طرف وان مسجدی آخر المساجد فرمانا دلالت کرتا ہے کہ ثانی الذکر حدیث میں آخر المساجد سے مراد وہ آخری مسجد ہے جو انبیاء کے ہاتھوں سے بنی ہیں۔ ہر خاص و عام کی بنی ہوئی مسجدیں مراد نہیں جیسا کہ مرزا بشیر الدین نے مغالطہ دہی سے کام لیا ہے۔

ختمِ نبوت سے فیضانِ نبوت کی بندش لازم نہیں آتی ہے

مرزا بشیر الدین قادیانی نے جو یہ لکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو آخری نبی مانا جائے تو یہ بات لازم آئے گی کہ آپ نے دنیا میں آکر تمام فیوض الٰہی کو روک دیا ہے۔ اور آپ بجائے دنیا کی ترقی میں مد ہونے کے اس کے راستہ میں روک بن گئے ہیں اور گویا آپ نعوذ باللہ منہ دنیا کو اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کی بجائے اُسے وصول الی اللہ کے اعلیٰ مقام سے محروم کرنے والے ہیں درست نہیں۔ کیونکہ سرکار مدینہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اللہ تعالیٰ فیوضِ الٰہی پہنچانے کا جو کام انبیآء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیتا رہا ہے وہ کام اس نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد آپ کی امت کے مجددین و علمائے دین سے لیا ہے۔ اس مضمون کے ثبوت میں چند حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان اللّٰہ تعالیٰ یبعث لھذہ الأمۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے سرے پر ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اُس کے لئے اُس کے دین میں تجدید کرے گا۔ رواہ الجلال السیوطی وصححہ، (جامع صغیر ص ۷۴ جلد ۱) (مشکوٰۃ ص ۳۶ جلد ۱)

(۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ وان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارًا ولا درھمًا وانما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر۔ اور بلا شبہ میری امت کے علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور انبیاء نے اپنے ورثہ میں نہ دینار چھوڑے اور نہ درھم بلکہ انہوں نے اپنے ورثہ میں علم دین چھوڑا ہے۔ سو جو علم دین حاصل کرے وہ وافر حصہ لیتا ہے۔ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی (مشکوٰۃ ص ۳۱ جلد اول) (ترمذی ص ۱۰۹ جلد ۲)

(۳) امام حسن بن سفیان اور بیہقی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ العلماء امناء الرسل مالم یخالطوا السلطان ویداخلوا الدنیا فاذا خالطوا السلطان وداخلوا الدنیا فقد خانوا الرسل فاحذروھم۔ میری امت کے علماء رسولوں کے امین ہیں جب تک کہ وہ بادشاہوں سے اختلاط اختیار نہ کریں اور دنیا کی خواہش میں نہ پڑھیں سو جب وہ بادشاہوں سے اختلاط اختیار کرلیں اور دنیا کی خواہش میں پڑ جائیں تو وہ رسولوں کی امانت میں خیانت کریں گے پس تم اُن سے بچو۔ (جامع صغیر ص ۶۹ جلد ۲ وحسنہٗ)

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ العلماء مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء و ورثتی و ورثۃ الانبیاء۔ علماء زمین کے چراغ، انبیاء کے نائبین، میرے وارث اور انبیاء کے وارث ہیں۔ رواہ ابن عدی فی الکامل وضعفہٗ السیوطی (جامع صغیر ص ۶۹ جلد ۲)

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ العلماء ورثۃ

الانبیآء تحبھم اھل السمآء وتستغفرلھم الحیتان فی البحراذا ماتوا الی یوم القیامۃ ۔علماء انبیآء کے وارث ہیں ان سے آسمان والے محبت کرتے ہیں اور جب وہ فوت ہوتے ہیں تو سمندر میں مچھلیاں قیامت کے دن تک اُن کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں ۔ رواہ ابن النجار وضعفہٗ السیوطی (جامع صغیر ص ۶۹ جلد ۲ ۔ کنوز الحقائق ص ۲۱ جلد ۲)

(۶) محدث دیلمی کتاب مسند الفردوس میں روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔ العلماء مصابیح الجنّۃ وخلفآء الانبیآء ۔ علماء جنّت کے چراغ اور نبیوں کے وارث ہیں ۔ (کنوز الحقائق ص ۲۱ جلد ۲)

الحمد للہ ۔ ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے فیضانِ ہدایت کو قربِ قیامت تک جاری و ساری رکھے گا ۔ ہاں ۔ اس فیضانِ ہدایت کے جاری و ساری رہنے کا ذریعہ انبیآء کی بجائے امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے علمائے دین اور مجددین ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین والمرسلین ﷺ کو مبعوث فرما کر سلسلہء نبوت ورسالت تو بند کر دیا لیکن اس نے سلسلہء ہدایت بند نہیں کیا ۔ وہ حضور ﷺ کی امت میں ایسے با صلاحیت علمآء ومجددین پیدا کرتا رہے گا جو سلسلہء ہدایت کو اپنی انتہاء تک پہنچا دیں گے ۔ ولہذا قادیانیوں کا یہ کہنا کہ اگر سلسلہء نبوت کو بند مانا جائے تو سلسلہء ہدایت کا بند ہونا لازم آتا ہے قطعاً یقیناً غلط ہے ۔

صوفی نذیر احمد کاشمیری (ہندوستان) اپنے مضمون '' میاں بشیر الدین صاحب غور فرمائیں '' میں لکھتے ہیں ۔ '' غیر تشریعی نبوت کی حقیقت ۔ رسول کریم ﷺ کے ذریعہ سے نہ صرف دین تکمیل کے آخری درجہ تک پہنچایا گیا بلکہ خود شریعت بھی مکمل کر دی گئی ۔ مرورِ زمانہ اور ماحول کے تغیر و انقلاب کے ساتھ ساتھ آئندہ جو بھی معاشی و معاشرتی سوالات معاشرۂ انسانی کے سامنے آتے جائیں گے شریعت محمدی کے اصولوں کے سامنے رکھ کر ان کے جوابات ہر دور کے فقہاء و مجتہدین کو دینے ہوں گے ۔ شریعت محمدی سے آزاد ہو کر مطلق آزاد قسم کا اجتہاد چاہے وہ آزاد غور و فکر پر مبنی ہو یا کشف والہام پر ایک باطل چیز ہوگا اس لئے کہ کمال میں اضافہ کمال کی نفی ہے اور کچھ نہیں ۔ '' (ہفت روزہ الاعتصام

لاہور بابت ۲۸ اگست ۱۹۵۹ء)

بانیءدارالعلوم دیوبند کا گمراہ کن نظریہ

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیرالناس کی ابتداء میں خاتم النبیین کے معنی کی وضاحت میں لکھا ہے کہ۔''اول معنے خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں دقت نہ ہو سوعوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیآءسابق کے زمانہ کے بعد ہے اور سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخیر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے۔آخر اس وصف میں اور قد وقامت و شکل ورنگ وحسب ونسب وسکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اور دوسروں کو ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصان قدر کا احتمال ہے کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں۔اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے۔ باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سدِ بابِ اتباع مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں کیا تناسب تھا جو ایک دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں۔ اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں مواقع تھے۔ بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تأخر زمانی اور سدِ بابِ مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے۔اور افضلیت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے۔ موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور استعار نہیں ہوتا۔ سو اسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہیں۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلہء نبوت مختتم ہو جاتا ہے۔ غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیآء بھی ہیں۔ (تحذیر الناس ص۴)

(۲) باندیشہ تطویل بقدر ضرورت پر اکتفاء کر کے عرض پرداز ہوں کہ اطلاق خاتم اس بات کا مقتضی ہے کہ تمام انبیآء کا سلسلہء نبوت آپ پر ختم ہوتا ہے جیسے انبیآء گذشتہ کا وصف نبوت میں حسب تقریر مسطور اس لفظ سے آپ کی طرف محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا اس میں انبیآء گذشتہ ہوں یا کوئی اور اور اسی طرح اگر فرض کیجئے کہ آپ کے زمانہ میں بھی اس زمین یا کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا اور اس کا سلسلہ نبوت بہر طور پر آپ پر مختتم ہوگا''۔ (تحذیر الناس ص ۱۷)

(۳) غرض اختتام اگر بایں معنے تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیآء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔'' (تحذیر الناس ص ۱۸)

(۴) ہاں اگر خاتمیت بمعنے اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس ہیچ مداں نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ ﷺ اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی ﷺ نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیآء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی بلکہ افراد مقدرہ پر بھی آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلعم میں بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائے کہ آپ

کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ (تحذیر الناس ص ۳۴)

ان چار عبارتوں پر غور و فکر کرنے سے بالتصریح ثابت ہوتا ہے کہ بانیء دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے خاتم النبیین کے اجماعی متواتر مرادی معنی لا نبی بعدی اور آخر النبیین کا انکار کیا ہے۔ اور خود اس کی عبارتوں سے یہ ثابت ہے کہ اس نے اپنی اس لمبی چوڑی تقریر میں لفظ خاتم النبیین کا جو معنی مراد لیا ہے وہ ساری امت کے مراد لیے ہوئے معنے کے خلاف ہے چنانچہ وہ خود لکھتا ہے۔'' باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ مانیے تو ان کی تحقیر نعوذ باللہ لازم آئے گی یہ انہی لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے جو بڑوں کی بات فقط از راہ بے ادبی نہیں مانا کرتے ایسے لوگ ایسا سمجھیں تو بجا ہے۔ المرء یقیس علی نفسہ۔ اپنا یہ وطیرہ نہیں۔ نقصان شان اور چیز ہے اور خطاء و نسیان اور چیز۔ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آ گیا۔ اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔ ۔
گاہ باشد کہ کودک ناداں۔ بغلط بر ہدف زند تیرے۔ (تحذیر الناس ص ۳۴)

پھر یہ کودک ناداں اور ہیچ مداں خود اعتراف بھی کرتا ہے کہ میرا مراد لیا معنی متواتر معنی کے خلاف ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔'' سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے اور تصریحات نبوی مثل **انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدى او كما قال** جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون درجہ ء تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔ گو الفاظ مذکورہ بسند تواتر منقول نہ ہوں۔ سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا کہ اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔'' (تحذیر الناس ص ۱۲)

سبحان اللہ! مندرجہ بالا عبارت کے آخری الفاظ'' ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر

ہوگا۔'' نانوتوی نے اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر فتویٔ کفر لکھ دیا ہے۔ پھر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی اور دیگر علمائے حق نے جو اس کی تکفیر کی ہے تو اس میں وہ قصوروار کیونکر ٹھہرائے جارہے ہیں۔

بدیں وجہ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی لکھتے ہیں۔

'' الحاصل۔آیت کریمہ خاتم النبیین میں لغوی معنی اور احادیث، تفاسیر اور اجماع امت بلکہ خود دیوبندی علماء کی تصریحات کی رُو سے شرعی معنی متواتر اور قطعی اجماعی یہی ہیں کہ حضور پُر نور ﷺ کا زمانہ سب انبیآء کرام کے زمانے کے بعد ہے۔اور آپ سب میں آخری نبی ہیں اور یہ آخری نبی ہونا سیّد عالم ﷺ کے لئے فضل جلیل ہے کیونکہ آخری نبی ہونے سے حضور کی شریعت مطہرہ کو شرف افضلیت حاصل ہوا۔حضور علیہ السلام ناسخ الادیان ہوئے اور حضور کے دین متین کا ناسخ کوئی نہیں آئے گا۔حضور علیہ السلام سب سے بلند و برتر رہے اور ان سے بلند و بالا کوئی نہ ہوگا۔خاتم النبیین کے اس معنی پر ایمان ضروریات دین سے ہے اور اس کا انکار کفر قطعی ہے۔'' (التنویر لدفع ظلام التحذیر ص ۸۸ مطبوعہ مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال۔پاکستان)

اور غزالیٔ دوراں مولانا سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔'' ہم شفائے قاضی عیاض کی عبارت سے اور دیوبندی مفتی محمد شفیع کی کتاب ختم النبوۃ فی الآثار میں اس کے ترجمہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ خاتم النبیین اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے اور اس سے بلا تاویل و تخصیص وہی معنے مراد ہیں جو ظاہر لفظ سے سمجھے جاتے ہیں اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین ہونا قطعی اور اجماعی امر ہے اسی طرح اس لفظ خاتم النبیین کا آخر النبیین کے معنے میں منحصر ہونا بھی ساری امت کے نزدیک قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔'' (التبشیر برد التحذیر ص ۳۶)

الحمد للہ۔جب یہ ثابت ہوگیا کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی قطعی اور اجماعی ہے اور اس کا انکار کفر ہے تو پھر اس قطعی و اجماعی معنی کو چھوڑ کر ایک نیا معنی مراد لینے والا نانوتوی دائرۂ ایمان سے یقیناً خارج ہے۔ وھکذا ینبغی التحقیق و بید اللہ تعالیٰ ازمۃ التوفیق

ولاحول ولاقوۃ الاّ باللہ العلی العظیم ۔

دیوبندی مولویوں کی سینہ زوری

نانوتوی صاحب کی جو چار عبارتیں منفصل باحوالہ ہم نے نقل کی ہیں ان کی موجودگی میں نانوتوی صاحب کے خیر خواہ دیوبندی مولوی اپنی سینہ زوری سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نانوتوی صاحب نے اگرچہ خاتم النبیین میں خاتمیت رتبی مراد لی ہے لیکن انہوں نے خاتمیت زمانی کا انکار بھی نہیں کیا ہے۔ اپنے اس دعویٰ پر یہ لوگ تحذیر الناس کی چند عبارات پیش کرتے ہیں چنانچہ

مولوی حسین احمد مدنی لکھتا ہے۔ ''تحذیر الناس ص ۱۰ سطر نمبر ۳ کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔'' سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ اور تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الاّ انہ لانبی بعدی کما قال جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر معنوی ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض ووتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا ان کا منکر کافر اس کا منکر بھی کافر ہوگا اھ'' (الشہاب الثاقب ص ۷۲)

اور وہ لکھتا ہے۔ ''اور تحذیر الناس ص ۳۷ کی سطر ۱۲ میں حضرت مولانا تصریح فرمارہے ہیں۔'' بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تأخر زمانی اور سدِ باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔'' (الشہاب ص ۷۶)

اور وہ لکھتا ہے۔ ''اور تحذیر الناس ص ۱۰ کی سطر نمبر ۱۰ میں فرمارہے ہیں۔ اب دیکھیے کہ اس صورت میں عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے۔ اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی اھ۔'' (الشہاب ص ۷۴)

مولوی حسین احمد مدنی کی پیش کردہ یہ تینوں عبارتیں تحذیر الناس میں موجود ہیں ۔

لیکن ان عبارتوں سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ نانوتوی صاحب خاتمیت زمانی کا علم رکھتے ہیں باقی رہا یہ کہ اس بات پر وہ عقیدہ و ایمان بھی رکھتے ہیں یا نہیں ۔ تو اس بارہ میں عرض ہے کہ جس طرح حضور ﷺ کی معرفت یہود کو تھی وہ اس معرفت کی وجہ سے اہل ایمان قرار نہیں دیے گئے اسی طرح نانوتوی صاحب کو خاتمیت زمانی کا اگرچہ علم تھا لیکن اس علم کی بناء پر انہیں صاحب ایمان قرار نہیں دیا جائے گا ۔ ایمان ماننے کا نام ہے جاننے کا نام نہیں ورنہ ماننا پڑے گا کہ جو یہود رسول اللہ ﷺ کی پہچان رکھتے تھے لیکن اُن پر ایمان نہیں لائے وہ بھی مومن تھے ۔ اور شاید یہ بات دیوبندی مولوی بھی تسلیم نہیں کرتے ہوں گے ۔ بالفرض اگر نانوتوی صاحب خاتمیت زمانی پر ایمان رکھنے والے ہوتے تو پھر وہ اپنی تحذیر الناس میں یہ نہ لکھتے ۔

''بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے'' تحذیر الناس ص ۴

بلکہ وہ یہ لکھتے کہ بنائے خاتمیت اِسی بات پر ہے ۔ یعنی خاتمیت زمانی پر بنائے خاتمیت ہے ۔ اور وہ اپنی تحذیر الناس میں یہ نہ لکھتے

''جیسے انبیآء گذشتہ کا وصف نبوت میں حسب تقریر مسطور اس لفظ سے آپ کی طرف محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا ۔ اس میں انبیآء گذشتہ ہوں یا کوئی اور'' (تحذیر الناس ص ۱۷)

بلکہ وہ یوں لکھتے کہ آپ کا محتاج الیہ ہونا اور انبیآء گذشتہ کا آپ کی طرف محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ ''یا کوئی اور'' کا دُم لگا کر نانوتوی صاحب نے یہ واضح کر دیا کہ جس خاتمیت پر بناء ہے اُس کے لئے خاتمیت زمانی لازم نہیں ہے ۔

اور وہ اپنی تحذیر میں یہ نہ لکھتے ۔

''اور اسی طرح اگر فرض کیجئے کہ آپ کے زمانہ میں بھی اس زمین یا کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا اور اس کا سلسلہ ءِ نبوت بہر طور پر آپ پر مختتم ہوگا ۔'' (تحذیر الناس ص ۱۷)

بلکہ وہ یوں لکھتے۔

آپ کے زمانے سے پہلے اس زمین یا کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی تھا تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج تھا اور اس کا سلسلۂ نبوت بہرطور پر آپ پر مختتم تھا۔

نانوتوی صاحب نے جو فعل ماضی کو چھوڑ کر فعل مستقبل کے صیغے استعمال کیے ہیں یہ بالتصریح ثابت کر رہے ہیں کہ ان کے نزدیک جو خاتمیت مراد ہے وہ ایسی خاتمیت رتبی ہے جس کے لئے خاتمیت زمانی لازم نہیں ہے۔ **فافهم واغتنم والله الهادى الى الصراط المستقيم.**

مسئلہ کی مزید وضاحت

کے لئے عرض ہے کہ کسی شئے کا علم ہونا اور بات ہے اور اس پر عقیدہ وایمان ہونا دوسری بات ہے۔ جیسا کہ ہم پیچھے عرض کر چکے ہیں۔ غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ **الذين اتينا هم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابنآء هم وان فريقاً منهم ليكتمون الحق وهم يعلمون.** جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔ (پ ۲ رکوع ۱)

مفتی احمد یار خان نعیمی اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ '' حضور ﷺ کی پہچان ایمان نہیں بلکہ حضور کا ماننا ایمان ہے۔ جاننے اور ماننے میں بڑا فرق ہے۔ یہاں حضور کی پہچان کو بیٹے کی پہچان سے تشبیہ دی گئی حالانکہ حضور تو باپ کی مثل ہیں۔ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ باپ اپنے بیٹے کو دلائل سے جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور بیٹا اپنے باپ کو محض سن کر۔ دوسرے یہ کہ باپ اپنے بیٹے کی پیدائش سے پہلے ہی جانتا ہے مگر بیٹا اپنے باپ کو ہوش سنبھالنے کے بعد جانتا ہے۔ یہ کفار حضور کو پیدائش سے پہلے ہی دلائل سے پہچانتے تھے۔'' (نور العرفان)

سارے یہودی حضور ﷺ کی پہچان، معرفت اور علم رکھتے تھے۔ لیکن اللہ نے سب کو صاحب ایمان قرار نہیں دیا بلکہ صرف ماننے اور ایمان لانے اور مسلمان کہلانے والوں

کو مومن قرار دیا ہے۔ اسی طرح ہم تسلیم کرتے ہیں کہ نانوتوی صاحب کو یہ تو علم تھا کہ سرکار کی خاتمیت زمانی پر ساری امت کا اجماع ہے اور اس کے انکار سے آدمی کافر ہوجاتا ہے لیکن انہوں نے اس معنی کی جگہ ایسی خاتمیت رتبی کو مراد لیا جس کے لئے خاتمیتِ زمانی لازم نہیں تو وہ اپنی ان سب عبارات کے باوجود خاتمیتِ زمانی کے منکر ہی قرار دیئے جائیں گے جیسا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی اور عرب وعجم کے اہل حق علماء نے کیا ہے فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ عنّاوعن سائر المؤمنین خیر الجزآء فی الآخرۃ.

نانوتوی کا نظریہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی نظر میں

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرّہٗ کتاب مستطاب جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ کے صفحہ نمبر ۹۵ میں لکھتے ہیں۔ '' ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متوافرہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط ختم نبوت کا انہی الفاظ موجودۂ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضلال قاسان کفر وضلال نے تحریفِ معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیو جمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نبی بالذات ہیں اور انبیآء نبی بالعرض۔ باقی زمانے میں تمام انبیآء کے بعد ہونا، حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں۔ اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں۔ اس رسالہء ضلالت مقالہ کا خلاصہء عبارت یہ ہے۔ '' عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے۔ اسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے۔ آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض۔ بایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور

باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے اھ ملتقطاً''

مسلمانو! دیکھا۔ اِس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی۔ خاتمیت محمد یہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ کی وہ تاویل گڑھی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی۔ صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیآء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں۔ اللہ اللہ۔ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا خاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہُوا کما قال تعالیٰ ونزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الاّ خسارا۔ اتارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لئے شفا و رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیاں کے۔ اسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے۔ فبای حدیث بعدہ یؤمنون۔ قرآن کے بعد اور کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے۔ یہ گمراہ کب سنے گا کہ اس نے اسی وسوسۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا ہے کہ وہ سلف صالحین کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آ گیا اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا۔ مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی متواتر حدیثیں دیکھے کہ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں سب انبیآء میں آخر نبی ہوں۔ میں تمام انبیآء کے بعد آیا۔ ہم ہی پچھلے ہیں۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔ قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔ میں آخر الانبیآء ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ نبوت و رسالت منقطع ہو گئی۔ اب نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ میرے بعد دجال کذاب ادعائے نبوت کریں گے۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔ اُدھر علمائے کتب سابقہ اللہ و رسل جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے ارشادات سن سن

کر شہادت ادا کر رہے ہیں کہ احمد خاتم النبیین ہوں گے۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔ وہ آخر الانبیآء ہیں۔ ادھر ملائکہ وانبیآء علیھم الصلوٰۃ والسلام کی صدائیں آ رہی ہیں کہ وہ پسین پیغمبراں ہیں۔ وہ آخر مرسلاں ہیں۔ خود حضرت عزت عزت عزتہ سے ارشادات جانفزا دلنواز آ رہے ہیں کہ محمد ہی اول و آخر ہے۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔ وہ سب انبیآء کے پیچھے آیا۔ اے محبوب میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔ اے محبوب میں نے تجھے سب سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔ محمد آخر الانبیآء ہے۔ مگر یہ ضال مضل محرف قرآن متغیر ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سنے، نہ انبیآء کی، نہ مصطفیٰ کی مانے نہ اُن کے خدا کی۔ سب طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا۔ اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نافہمی کے اوہام خیالات عوام ہیں۔ آخر الانبیآء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کذلک یطبع اللّٰہ علیٰ کل قلب متکبر جبار ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

الحمد للہ کہ بیان اپنے منتہیٰ کو پہنچا اور حق کا وضوح ذروۂ اعلیٰ کو۔ احادیث متواتر سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس ﷺ کا خاتم النبیین اور اہل بیت کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ ہونا تو بروجہ تواتر قطعی خود ہی روشن و آشکار ہوا اور اس کے ساتھ طائفہ تالفہ وہابیہ قاسمیہ کہ خاتم النبیین کو بمعنی آخر النبیین نہ مانتا تھا اور حضور اقدس ﷺ کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جانتا تھا اس کے کفر خفی و نفاق جلی کا بھی بفضلہٖ تعالیٰ خوب اظہار ہوا۔'' (جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ ص ۹۵ تا ص ۱۰۱)

الحمد للہ! یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا ہے اس سے عقیدۂ ختم نبوت کا وضوح اظہر من الشمس ہوا اور عقیدۂ ختم نبوت کے دلائل پیش کرنے کے بعد منکرین ختم نبوت کے بے بنیاد دلائل کا بھی ردِ بلیغ ہوگیا ہے۔ ثم الحمد للّٰہ علیٰ ذلک و ھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ المقالۃ المبارکۃ تقبلھا اللّٰہ تعالیٰ بمنّہ العظیم ورسولہ الکریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وبارک وسلّم۔ (۲۴ ربیع الآخر ۱۴۲۵ھ بمطابق ۱۳ جون ۲۰۰۴ء)